OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴿International Journal of Islamic Thought﴾
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:5, Issue: 1, Jan -March 2026 PP: 322-333

سیرت النبی پر کتب عشرہ: خصائل واوصاف پر مبنی تصنیفات کا اختصاصی مطالعہ

A Critical and Specialized Study of Ten Major Seerah Works on the Noble Characteristics and Attributes of the Prophet Muhammad ﷺ

Muhammad Taha Ibrahim Dehlvi (Corresponding Author)
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan / PhD Scholar, International Islamic University Islamabad, Pakistan
Email: tahadehlvi7863@gmail.com / taha.ibrahim@ais.uol.edu.pk

Dr. Hafiz Zakirullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan
Email: hafizzakirullah123@gmail.com / zakir.ullah@ais.uol.edu.pk

Ghulamullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan
Email: ghulam.ullah@ais.uol.edu.pk

Abstract

This study examines ten major works of Sīrah literature that specifically focus on the noble characteristics, virtues, personal qualities, habits, and moral excellence of the Prophet Muhammad ﷺ. The research aims to explore the distinctive features, methodologies, thematic arrangements, and scholarly contributions of these works in presenting the personality of the Prophet ﷺ. While a substantial body of literature has been produced on the biography of the Prophet ﷺ, the genre of Khaṣāʾiṣ, Shamāʾil, and descriptions of the Prophet's attributes occupies a unique position in Islamic scholarship. These works not only preserve historical information but also provide a comprehensive portrayal of the Prophet's moral, spiritual, social, and personal excellence. Using an analytical and descriptive methodology, the study evaluates selected classical and later compilations, highlighting their approaches to the narration of traditions, organization of themes, treatment of sources, and contribution to the understanding of Prophetic character. The research further investigates the similarities and differences among these works and assesses their role in shaping Muslim devotion, ethical conduct, and scholarly engagement with the Prophetic model. Particular attention is given to the ways in which these texts present the Prophet ﷺ as an ideal example for individual and collective life. The study concludes that the literature on Prophetic characteristics constitutes an essential branch of Sīrah studies and serves as a vital source for understanding the personality, mission, and exemplary conduct of the Prophet Muhammad ﷺ. It also demonstrates the continuing relevance of these works for contemporary academic research and moral development.

Keywords: *Seerah Literature, Prophet Muhammad ﷺ, Khasa'is al-Nabi, Shamail al-Tirmidhi, Prophetic Characteristics, Prophetic Attributes, Islamic Scholarship.*

CC BY

تمہید

سیرتِ نبویؐ کے ذخیرے میں وہ تصنیفات جو خصائل، اوصاف اور شمائلِ محمدی ﷺ کی توضیح و تہذیب کے لیے مخصوص کی گئی ہیں، اسلامی علوم کی اُس گہری روایت کا حصہ ہیں جس میں نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کو صرف تاریخی سیاق میں نہیں بلکہ اخلاقی، روحانی اور جلالی و جمالی جہات کے ہمہ گیر تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ''کتبِ عشرہ'' اسی علمی سلسلے کی وہ ممتاز کڑی ہیں جن میں سیرت کا مرکزی محور واقعات کے بہاؤ سے ہٹ کر حضور ﷺ کے خصائصِ ذاتیہ، شمائلِ خَلقیہ اور کمالاتِ خُلقیہ کی تفہیم بن جاتا ہے۔ یہ کتب محض تبرک یا محبت کے جذبے سے مرتب نہیں ہوئیں بلکہ اپنے پس منظر میں دقیق روایتی مواد، حدیثی مناہج، اور علمی اسلوبیات کا ایسا گہرا ربط رکھتی ہیں جس نے انہیں اسلامی علمی ذخیرے کا دائمی سرمایہ بنا دیا ہے۔

ان مصنفات میں سیرت کا وہ رخ سامنے آتا ہے جو تاریخ سے زیادہ شخصیت کو مرکزیت دیتا ہے؛ جہاں واقعات مقصد نہیں، بلکہ اس ذاتِ قدسی کے اوصاف تک رسائی کا وسیلہ بن جاتے ہیں جس کی حیاتِ طیبہ میں نبوی اخلاق کا حسن اور انسانی کاملت کا جوہر ایک ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ کتبِ عشرہ کا مطالعہ اس امر کو آشکار کرتا ہے کہ محدثین، فقہا اور سیرت نگار کس گہرے توازن کے ساتھ روایت، تحلیل اور تقدیس کے امتزاج کو برتتے تھے۔ یہاں نہ صرف حضور ﷺ کے اوصاف کو جمع کیا گیا بلکہ ایسے اصولی اور جمالیاتی معیارات بھی سامنے آتے ہیں جو اسلامی تہذیب میں تصورِ نبوت کی تفہیم کے بنیادی ستون کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

اس اختصاصی خط میں کتبِ خصائص کا مطالعہ محض متنی روایت کی بازیافت نہیں بلکہ اس فکری اور روحانی منظر نامے کی شناخت بھی ہے جہاں سیرت نبویؐ کو کائناتی مرکزیت، اخلاقی آفاقیت اور انسانی تجربے کی اعلیٰ ترین سطحوں سے جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔ یہ کتب دراصل ایک ایسے آئینے کی مانند ہیں جس میں محمدی ﷺ شخصیت کا حسن، اس کی لطافت، اس کی وقار آمیز گیرائی اور اس کی ہمہ جہت انسانیت اپنے اصل رنگوں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

لفظ "شَمائل" شِمال کی جمع ہے جس کے معنیٰ سیرت، شکل و صورت، عادت، طبیعت اور اخلاق کے ہیں، اہل عرب جب کہتے ہیں: "رجل کریم الشمائل" تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے رویہ اور اخلاق میں بہتر ہے۔ (1) لفظ "شَمل" کے اصل معنی لپیٹنے، گھیرنے اور شامل ہونے کے ہیں، اور شمال کے معروف معنیٰ "بائیں جانب اور شمالی سمت" کے ہیں، اس لئے امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

وقيل للخليقة شِمال' لكونه مشتملا على الإنسان اشتمال الشمال على البدن.(2)

لفظ "شمال" انسان کی فطری خصوصیات کے لئے اس وجہ سے بولا جاتا ہے کیونکہ یہ انسان کے پورے جسم کو گھیر لیتی ہیں۔

اسی طرح شمائل نبوی کا مفہوم محققین کے ہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"الخصال الحسنة والطبائع الجميلة التي تتعلق بصفات النبي ﷺ الباطنةِ و الظاهرة"(3)

اس سے آنجناب رسول اللہ ﷺ کی عادات عالیہ اور طبعی محاسن مراد ہیں جن کا تعلق آپ ﷺ کی باطنی اور ظاہری اوصاف مبارکہ سے ہوتا ہے۔

گویا شمائل نبوی آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایک اہم حصہ ہیں، کیونکہ سیرت النبی میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے

جملہ حالات کو عمومی زندگی کے مراحل کے مطابق بیان کیا جاتا ہے، جبکہ شمائل نبوی میں آپ ﷺ کے مبارک خد و خال، سراپا، چال ڈھال، استعمال کی اشیاء، فضائل و عادات اور محاسن اخلاق آپ کی ذاتی حیثیت سے زیر بحث لائے جاتے ہیں۔ اسلامی علوم و معارف میں شمائلِ نبوی ﷺ کو فکری، علمی اور فنی حیثیت سے نہایت بلند مقام حاصل ہے، جن سے نہ صرف اہل ایمان کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی صحیح معرفت حاصل ہوتی ہے بلکہ ان پر آپ ﷺ کی طبعی وفطری خصوصیات منکشف ہوتی ہیں اور آپ کے کمالات وامتیازات کا حقیقی ادراک حاصل ہوتا ہے اور ان کے دل میں ایمان بالرسالت اور آپ کی والہانہ محبت کے ساتھ ساتھ جذبہ اطاعت واتباع میں استحکام، گرویدگی اور مٹھاس پیدا ہوتا ہے۔

جہاں تک اس فن کے آغاز وارتقاء کا تعلق ہے تو عہد نبوی اور عہد صحابہ ہی سے آپ صلی اللہ وسلم کے ذاتی احوال کا علم حاصل کرنے، جمع کرنے اور دوسروں تک منتقل کرنے کا رجحان سامنے آیا جو کہ احادیث شمائل روایت کرنے والے صحابہ کرام کے بیان اور اسلوب بیان سے بالکل واضح ہے۔ مثلاً حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے جناب خارجہ کہتے ہیں: کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کا گروہ ہمارے گھر آیا تاکہ وہ حضرت زید سے آنحضرت ﷺ کے حالات دریافت کریں۔ (4) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں (یعنی ام المومنین سیدہ خدیجہ کے بیٹے) حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا مبارک حلیہ بہت کثرت اور وضاحت سے بیان کرتے تھے اور میں بھی اس کا مشتاق تھا کہ اس بارے میں ان سے پوچھوں اور وہ بتائیں تاکہ میں اسے ذہن نشین کرلوں (5)۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ:

لاشَمَمْتُ مِسكاًولاعطراً كان أطيب من عَرَق رسول الله ﷺ۔(6)

میں نے کوئی مشک اور خوشبو آپ کے پسینہ مبارک سے زیادہ معطر کبھی نہیں سونگھی۔

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ

ما رأيت شيئاً قط أحسن منه۔(7)

میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

لم أر قبلَه ولا بعدَه مثلَه۔(8)

میں نے آپ جیسا نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ ہی آپ کے بعد

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی یہ حالت تھی تو بعد والوں کی کیفیت کا اندازہ اس سے بھرپور ہو جاتا ہے، اور یہی کیفیات آج بھی ہر مسلمان کی متاع حیات ہیں اور بلا شبہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جس طرح قرآن وسنت اور ان سے متعلقہ علوم وفنون کی تصانیف کا سلسلہ صحابہ اور تابعین کے ادوار سے شروع ہوا اسی طرح کتب شمائل بھی اس کے ساتھ ساتھ مَنَصّہ شہود پر آنے لگیں، اور محدثین اور مؤرخین کے ہاں یہ مضمون ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کرگیا۔ اگرچہ ابتدائی کتب حدیث وسیرت میں جزوی طور پر یہ مضمون زیر بحث رہا اور قاضی ابو البختری وہب بن کثیر (م۲۰۰ھ) کی تالیف "صفۃ النبی ﷺ" (9) اور حافظ علی بن محمد المدائنی (م۲۲۵ھ) کی تالیف "صفۃ اِخلاق النبی ﷺ" (10) جیسی بہت سی کتب ذکر کی جاتی ہیں لیکن یہ کتابیں وقت گزرنے کے ساتھ محفوظ نہ رہ سکیں اور ان سے اس موضوع کی فنی تشکیل اور اس کے دائرہ کار کا تعین بھی نہ ہوا۔

تیسری صدی ہجری کے وسط میں حافظ الحدیث ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) کی مایہ ناز تصنیف "الشمائل" کے نام سے متعارف ہوئی جسے "شمائل الترمذی، شمائل النبویۃ یا شمائل المحمدیۃ ﷺ " بھی کہا جاتا ہے۔ امام ترمذی جو کہ صحاح ستہ کی معروف کتاب "الجامع السنن" کے علاوہ "التاریخ" اور "العلل" وغیرہ کے مؤلف ہیں، بڑی عمر میں ظاہری آنکھوں سے معذور ہوگئے مگر علم و عرفان سے ایسے معمور تھے کہ حفظ وضبط میں ضرب المثل کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کی رفعت شان اور صدق و اتقان پر ائمہ محدثین کا اجماع ہے۔ امام بخاری (م ۲۵۶ھ)، امام مسلم (م ۲۶۱ھ)، ابو داؤد (م ۲۷۵ھ) اور اسحاق بن راھویہ (م ۲۳۸ھ) سے شرف تلمذ حاصل کیا (11) اور ان کے استاذ امام بخاری خود انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ما انتفعتُ بک اِکثر من ما انتفعتَ بی" (12) کہ آپؒ نے بھی مجھ سے استفادہ کیا ہے لیکن میں نے اس سے کہیں زیادہ آپ سے استفادہ کیا ہے۔ شمائل ترمذی آپؒ کا عظیم الشان کارنامہ ہے، امام ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اس کے متعلق لکھتے ہیں:

قَدْ صَنَّفَ النَّاسُ فِي هَذَا قَدِيمًا وَحَدِيثًا، كُتُبًا كَثِيرَةً مُفْرَدَةً وَغَيْرَ مُفْرَدَةٍ، وَمِنْ أحسن مَنْ جَمَعَ فِي ذَلِكَ فَأَجَادَ وَأَفَادَ الْإِمَامُ (أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سَورة التِّرْمِذِيُّ) رَحِمَهُ اللَّهُ، أَفْرَدَ فِي هَذَا الْمَعْنَى كِتَابَهُ الْمَشْهُورَ بالشَّمائل۔" (13)

اس موضوع پر گذشتہ اور موجودہ زمانے میں بہت سی کتابیں تصنیف کی گئی ہیں، کچھ مستقل اس فن پر اور کچھ دوسرے موضوعات سے مخلوط ہیں، لیکن اس پر سب سے بہترین، نہایت عمدہ اور مفید مجموعہ امام ترمذیؒ کا ہے جو اس موضوع کی منفرد کتاب ہے اور "الشمائل" کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

چنانچہ امام محمد عبد الرّؤف مناوی (م ۱۰۳۱ھ) لکھتے ہیں:

فإن كتاب الشمائل لِعَلَمِ الرواية و عالِمِ الدراية الإمام الترمذي، جعل الله قبرَه روضةً، عَرْفُها أطيب المِسك الشَذِي، كتاب وحيد في بابه فريد في ترتيبه و استيعابه لم يأت له أحد بمماثِلٍ ولا بمشابهٍ، سلك فيه منهاجاً بديعاً ورصّعه بعيون الأخبار و فنون الآثار ترصيعاً، حتى عُد ذالك الكتاب من المواهب و طار في المشارق و المغارب(14)

امام ترمذی علم روایت کے مینار اور علم درایت کے عظیم عالم ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائیں، ان کی کتاب "الشمائل" کی خوشبو بہترین مشک سے زیادہ معطر کرنے والی ہے، اپنے موضوع کی بے مثال تصنیف ہے، اپنی ترتیب اور جامعیت میں منفرد ہے، کوئی کتاب اس کے برابر کی نہیں ہے، اس میں انہوں نے جدید اسلوب اپنایا ہے، احادیث اور اقوال صحابہ سے اس طرح مزین کیا ہے کہ اسے اللہ کا عظیم عطیہ سمجھا جاتا ہے، اور چاروں طرف اس کی شہرت ہے۔

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

ومن أحسن ما صُنّف في شمائله و أخلاقه كتاب الترمذي في سيره، على وجه الأتم، بحيث أنَّ مطالع هذا الكتاب فكأنه طلعة ذات الجناب ويري من محاسنها الشريفة في كل باب(15)

شمائل اور اخلاق نبوی پر سب سے اچھی کتاب امام ترمذی کی ہے، جس کا تعلق سیرت سے ہے، جو ہر لحاظ سے جامع ہے، اس کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آنجناب ﷺ کے چہرہ انور پر نظر ہو اور آپ ﷺ کے محاسن عالیہ کے تمام پہلوؤں کو دیکھا جا رہا ہو۔

مذکورہ کتاب "۵۶" ابواب اور "۳۹۷" احادیث پر مشتمل ہے۔ مکررات کو حذف کیا جائے تو کل احادیث ۳۵۲ بنتی

ہیں(16)۔ان میں سے شیخ البانی کے نزدیک "۵۳" احادیث ضعیف ہیں اور "۱۴" کو حسن قرار دیا گیا ہے(17)۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اس تحقیق کے مطابق شمائل ترمذی کی "۳۵۲" احادیث میں سے "۵۳" ضعیف، "۱۴" حسن، "۲۸۵" صحیح اور کل مقبول احادیث کی تعداد "۲۹۹" ہے۔اس کے علاوہ شمائل ترمذی کے "۵۶" ابواب میں بیان کردہ عنوانات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو ان میں سے جامع اور اہم عنوانات "۲۰" بنتے ہیں۔ جنہیں قارئین کی آسانی کے لیے جامع خلاصہ شمائل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے:

(1)اسمائے مبارکہ (2) حلیہ مبارک (3) حسن کلام (4) ملبوسات شریفہ (5) رفتار مبارک (6)استراحت عالیہ (7) مہر نبوت (8)خشوع عبادت (9)اخلاق حسنہ (10) تقسیم اوقات (11) آداب مجلس (12)آداب خوش مزاجی (13)سامان نظافت ،(14)خوردونوش کی اشیاء ،(15) گھریلو سامان (16)علاج معالجہ (17)اسلحہ (18) عمر مبارک کے حصے(19) وراثت نبوی (20)خواب میں آپ ﷺ کی زیارت

واضح رہے کہ ان موضوعات کو پیش نظر رکھنے سے شمائل نبوی کی فنی حیثیت اور اس کے دائرہ کار کا تعین ہو جاتا ہے کہ شمائل نبوی میں پیغمبر علیہ السلام کے احوال کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق آپ کی شخصیت، حلیہ اور اوصاف عالیہ سے ہو۔ بہر حال اس مبارک کتاب نے اپنے اختصار، جامعیت، حسن ترتیب، جذبہ ایمانی، حب نبوی اور خلوص نیت کی بناء پر اس قدر مقبولیت حاصل کی کہ اس کی وجہ سے نہ صرف اس فن کی حدود متعین ہوئیں بلکہ وہ ایک مستقل علم قرار پایا اور اسکے ارتقائی سفر کے کئی سلسلے معرض وجود میں آئے،ان میں سلاسل خمسہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:

مستقل تصانیف شمائل

شروح شمائل ترمذی

رجال شمائل ترمذی

مختصر شمائل

نظم شمائل

علاوہ ازیں عصر حاضر میں شمائل ترمذی کی صوتی شروحات واختصارات کا چھٹا سلسلہ بھی معرض وجود میں آچکا ہے۔ لیکن مقالہ ہذامیں عنوان کی مناسبت اور اختصار کے پیش نظر مندرجہ ذیل صرف "دو" سلسلوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

اول: شروح شمائل ترمذی

دوم: رجال شمائل ترمذی

ان سلاسل میں جو کتب تصنیف ہوئی ہیں ان میں سے اکثر دستیاب نہیں ہیں اور جو دستیاب ہیں ان میں سے کچھ زیور طبع سے آراستہ ہوچکی ہیں اور کچھ ابھی تک مخطوط کی شکل میں دنیا کے مختلف مقامات پر موجود ہیں۔اس لیے جو کتب دستیاب ہوئی ہیں ان کا مختصر تعارف، تبصرہ اور تجزیہ پیش کیا جارہاہے۔

سلسلہ اول: شروح شمائل ترمذی

مذکورہ سلسلہ اول میں مندرجہ ذیل "پندرہ" کتب شامل ہیں:

زہر الخمائل علی الشمائل-جلال الدین السیوطی

حاشیۃ شمائل الترمذی- شہاب الدین قسطلانی
شرح شمائل الترمذی۔ حسام الدین الاسفراینی
اشرف الوسائل الی فہم الشمائل۔ابن حجر مکی الہیثمی
جمع الوسائل فی شرح الشمائل۔ملا علی قاری
شرح شمائل الترمذی۔ محمد عبد الرؤف مناوی
الفوائد الجلیۃ البہیۃ علی الشمائل المحمدیۃ۔ محمد بن قاسم جسوس
شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ۔ عبداللہ بن حجازی الشرقاوی
المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ۔ ابراہیم بن محمد الباجوری
مختصر الشمائل المحمدیۃ۔ عبدالمجید الشرنوبی
تعلیق واشراف علی الشمائل المحمدیہ۔ عزت عبید الدعاس
مختصر الشمائل المحمدیہ۔ محمد ناصر الدین الالبانی
تحقیق وتخریج وتعلیق علی الشمائل المحمدیۃ۔ عبدہ علی کوشک
شرح شمائل النبی۔ عبدالرزاق البدر
تحقیق وتعلیق علی الشمائل المحمدیہ۔ سعید بن عباسی الجلیمی

زہر الخمائل علی الشمائل،باوصاف النبی ﷺ

زھر الخمائل علی الشمائل،باوصاف النبی ﷺ حافظ عبدالرحمٰن بن کمال الدین (م ۹۱۱ھ) کی تالیف ہے جو کہ جلال الدین سیوطی کے نام سے معروف ہیں، کبار ائمہ اسلام میں سے ہیں، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، لغت و ادب وغیرہ تمام علوم میں تقریباً" چھ سو" کتب کے مصنف ہیں،اور قاہرہ میں وفات پائی (18)۔

2۔حاشیۃ علی الشمائل للترمذی

حاشیہ علی الشمائل للترمذی کے مرتب شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی(م ۹۲۳ھ) ہیں جو کہ علم قرات اور حدیث کے جلیل القدر علماء میں سے ہیں، صحیح بخاری کی شرح ارشادالساری اور سیرت النبی پر المواہب اللدنیہ لکھنے کی وجہ سے آپؒ کو زیادہ شہرت ملی ہے۔موصوفؒ نے قاہرہ میں وفات پائی۔(19)

شرح شمائل الترمذی

عصام الدین ابراہیم بن محمد ابن عرب شاہ الاسفرایینی (م ۹۴۳ھ)۔آپؒ کا تعلق خراسان کے علاقہ اسفرایین سے تھا آپ کے والدماجد وہاں کے قاضی تھے، تفسیر بیضاوی پر آپ کا حاشیہ معروف ہے، علم بلاغت، منطق اور ادب پر بھی آپ کی تصانیف ہیں۔(20) یہ ایک تفصیلی شرح ہے جس میں حدیث کی سند میں مذکور بعض ناموں اور متن حدیث کے چیدہ چیدہ الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے، مختلف علماء کے اقوال نقل کر کے ان سے تائید حاصل کی گئی ہے، مثال کے طور پر شمائل کی پہلی حدیث میں امام ترمذی کے استاد کی کنیت "ابو رجاء" اور ان کا نام "قتیبہ" ہے تو اس پر علامہ اسفرایینی ان کا تلفظ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اِبو رجاء کسماء ،براء وجیم" کہ " اس میں "رجاء" کا لفظ "سماء" کے وزن پر ہے "اور اس میں پہلے " را" اور پھر " جیم" ہے۔

اسی طرح "قتیبہ" کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اس میں قاف کے بعد پہلے "تا" پھر "یا" اور اس کے بعد "با" ہے اور انھیں محدثین کے ہاں "ثقہ ثبت" کا مقام حاصل ہے اور وہ امام مسلم اور ترمذی کے استاد ہیں (21)۔

بعض اوقات تشریح کرتے ہوئے ابواب کا باہمی ربط زیر بحث لاتے ہیں۔ جیسا کہ شمائل کے باب نمبر "۳۹" میں آپ ﷺ کے آرام فرمانے کا ذکر ہے اور باب نمبر "۴۰" میں عبادت کے احوال کا بیان ہے تو اس پر شارح نیند اور عبادت میں مناسبت قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کا معمول یہی تھا کہ نیند سے بیدار ہو کر عبادت کو اولین اہمیت دیتے تھے۔ اور دوسری بات یہ کہ حدیث کے مطابق عالم کی نیند بھی عبادت ہوتی ہے تو ان وجوہ کی بنا پر امام ترمذی نے نیند کے بعد عبادت کا عنوان دیا ہے (22)۔

إشرف الوسائل إلی فهم الشمائل

شہاب الدین احمد بن حجر مکی الھیتمی (م ۹۷۳ھ) حدیث اور فقہ کے امام ہیں، جامعہ ازہر کے فاضلین میں سے ہیں، فقہ شافعی کی معروف تصنیف "المنہاج" کے شارح ہیں، آپؒ کا "فتاوی ہیتمیہ" چار جلدوں پر مشتمل ہے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ (23) آپؒ نے شمائل کے باب اول کے تحت جو بحث کی ہے اسے مقدمہ کتاب کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے جس میں شمائل کی وجہ تسمیہ، اس کے مفہوم اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے پھر آپ ﷺ کی عظمت وفضیلت کو قرآن وسنت اور اقوال ائمہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے، آپ کی پیدائش اور بچپن کے بعض احوال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (24) طریق تشریح یہ اختیار کیا گیا ہے کہ جس لفظ اور جملے سے متعلق ضرورت محسوس کرتے ہیں اسے لکھ کر اس کا تلفظ واضح کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کی صرفی ولغوی تشریح کرتے ہیں اور مفہوم واضح کرتے ہیں اور بعض اوقات اس سے متعلقہ احادیث اور اقوال ائمہ اور تاریخی واقعات کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔

جمع الوسائل فی شرح الشمائل

ملا نور الدین علی بن سلطان (م ۱۰۱۴ھ) جو کہ ملا علی قاری کے نام سے شہرت رکھتے ہیں، آپ کا تعلق افغانستان کے شہر ہرات سے ہے لیکن آپؒ نے مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کر لی اور چالیس برس تک یہیں رہے اور ابن حجر ہیتمی کے شاگرد ہیں۔ (25) ابتدا میں مقدمہ کے طور پر علم حدیث اور علم شمائل کی اساسی مباحث بیان کی گئی ہیں۔ تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "إحب إن إدخل فی زمرة الخادمین۔" (26) کہ میں چاہتا ہوں کے اس کتاب کے خدام میں شامل ہو جاؤں۔

شرح شمائل الترمذی

محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین المناوی (م ۱۰۳۱ھ) کبار علمائے دین میں سے ہیں، قلّت طعام اور کثرت عبادت آپ کا شعار تھا، جامع صغیر اور شمائل ترمذی کی شرحیں آپکی وجہ شہرت ہیں، قاہرہ میں آپؒ نے وفات پائی۔ (27) آپؒ کے طرز تحریر میں شستگی اور اختصار ہے، ہر باب کے آغاز میں موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے، ہر راوی کے ساتھ ہی اس کا جامع تعارف بھی موجود ہے، غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے، مثلاً باب دوم کی پہلی حدیث میں لفظ "وجع" آیا ہے، شارح نے پہلے اس کا تلفظ بتایا پھر عربی زبان میں اس کے استعمال کی مختلف صورتیں واضح کیں کہ اس کے معنی "درد اور تکلیف" کے ہیں، انسان کے اعضاء کی تکلیف کے لئے بھی یہ لفظ کئی انداز سے استعمال ہوتا ہے، اور انسان کے پورے جسم کی بیماری کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

الفوائد الجلیۃ البہیۃ علی الشمائل المحمدیۃ

ابو عبداللہ محمد بن قاسم جسوس (م ۱۱۸۲ھ) اہل فاس (شمالی افریقہ) کے مالکی فقہاء میں سے ہیں، آپ نے "مختصر خلیل" کی شرح "۹" جلدوں میں تحریر کی ہے، اور تصوف اور تزکیہ میں شہرت رکھتے ہیں۔(28) شارح نے آغاز میں پہلی حدیث کی تشریح سے قبل مقدمہ کتاب کے طور پر آپ ﷺ کا شجرہ نسب اور سیرت النبی کے ابتدائی واقعات بیان کئے ہیں(29)۔ اسلوب بیان یہ ہے کہ تشریح کے دوران نہایت گہری علمی گفتگو فرماتے ہیں، مثلاً پہلے باب میں "خلق النبی ﷺ" سے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حرف "خا" کی زبر سے ہو تو اس سے دو باتیں مراد ہوتی ہیں: اول یہ کہ انسان کی قدرتی بناوٹ جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عطا کی ہے۔ دوم: وہ حرکات و سکنات جو ایک انسان اٹھتے بیٹھتے اختیار کرتا ہے، تو پہلی چیز انسان کے جسم اور چہرے کی بناوٹ ہے اور دوسری چیز میں انسان کی نیند اور حرکات وعادات شامل ہیں، اور اگر "خلق" کی "خا" پر پیش ہو تو اس سے مراد اخلاقیات ہے یعنی صدق و حلم وغیرہ، لہٰذا پہلی صورت میں انسان کی ظاہری اور دوسری صورت میں اس کی باطنی اوصاف مراد ہیں۔(30)

شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ

عبداللہ بن حجازی بن ابراہیم الشرقاوی (م ۱۲۲۷ھ) کی پیدائش ۱۱۵۰ ہجری میں ہوئی، جامعہ ازہر مصر میں پڑھا، پڑھایا اور شیخ الجامعہ کے عہدہ پر فائز ہوئے، آپ شافعی فقیہ ہیں، علم العقائد، حدیث اور تصوف میں آپ کی تصانیف ہیں۔(31) شارح نے پہلے شمائل ترمذی کا اختصار کیا اور پھر اس اختصار کی شرح لکھی۔ اختصار اس طرح کہ حدیث کی سند میں صحابی کے علاوہ باقی تمام راویوں کے نام حذف کر دیئے گئے ہیں، اسی طرح اگر ایک مضمون کی حدیث کئی صحابہ کرام سے روایت کی گئی ہو یا ایسی حدیث ایک صحابی سے مختلف اسناد اور مختلف طرق کے ذریعے مروی ہو تو مؤلف ان میں سے ایک کو منتخب کر کے باقی احادیث کو حذف کر دیتے ہیں۔(32)

المواہب اللدنیۃ علی الشمائل المحمدیۃ

ابراہیم بن محمد الباجوری (م ۱۲۷۶ھ) شافعی فقیہ ہیں اور ۱۲۶۳ھ سے وفات تک جامعہ ازہر مصر کے شیخ رہے ہیں علم المنطق، الفرائض اور الکلام وغیرہ کے موضوعات پر تصانیف مرتب کی ہیں، قاہرہ میں وفات پائی۔(33) آپؒ کا تحریری اسلوب نہایت عمدہ ہے، ہر باب کے ساتھ موضوع کا مفہوم واضح کرتے ہیں، مشکل الفاظ کی لفظی و معنوی جامع اور مختصر تشریح کرتے ہیں، ہر راوی کی لفظی تحقیق اور مختصر تعارف کراتے ہیں، اختصار سے نحوی ترکیب بھی بیان کرتے ہیں، مثلاً باب دوم کی حدیث اول میں حضرت سائب بن یزید کے الفاظ ہیں: "ذہبت بی خالتی" کہ مجھے میری خالہ اپنے ساتھ لے گئیں۔ اس کے تحت لکھتے ہیں "با" جارہ کے دو معنی مراد لیے جاسکتے ہیں تعدیہ بھی اور مصاحبہ بھی۔ پھر اس پر سوال اٹھاتے ہیں کہ آیت مبارکہ: "ذہب اللہ بنورہم۔"(34) کہ اللہ نے ان کا نور ختم کر دیا" کے اندر "با" جارہ صرف تعدیہ کے لیے ہے تو یہاں پر حدیث میں مصاحبہ کے لئے کیوں؟ تو اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں مصاحبہ کا مفہوم ممکن نہیں ہے اس لیے مجازی طور پر تعدیہ کا مفہوم مراد لیا گیا ہے۔(35)

مختصر شمائل المحمدیۃ

ابو محمد عبدالمجید شرنوبی (م ۱۳۴۸ھ) جامعہ ازہر مصر کے مالکی فقیہ ہیں، آپ کو مالکی فقہ کی کی اہم کتابوں کی شروح لکھنے کا

اعزاز حاصل ہے۔

مثلاًمحاسن البهيه على متن العشاوية ، الكوكب الذرية على متن العزية ،إرشاد المسالك إلى ألفية ابن مالك اورشرح مختصر ابن أبي جمرة۔ (36)

ابتدا میں شمائل کی عظمت پر مقدمہ لکھا گیا ہے، ہر باب کے ساتھ موضوع کا مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے، اور بعض الفاظ کا تلفظ بھی ضرورت کے تحت بیان کیا گیا ہے، اسی طرح متن کے بعض مشکل الفاظ کی تشریح حواشی میں نمبر لگا کر بعض مقامات پر مختصر اور بعض مواقع پر تفصیل سے تحریر کی گئی ہے، لیکن ہر حدیث کے متن کی تشریح کے ساتھ سند کی تخریج کر کے بعض حوالہ جاتی کتب کے نام دیے گئے ہیں، اگر کسی کتاب میں حدیث کے مکمل متن کا حوالہ نہ ہو بلکہ جزوی طور پر حدیث کے ایک حصہ کا حوالہ ہو تو اس میں اس کا بھی مختصر طور پر اشارہ کر دیتے ہیں مثلا یہ کہ "روی البخاری شطرہ" یا یہ کہ "اِخرج مسلم بعضہ۔" (37)

تحقیق وتخریج وتعلیق علی الشمائل المحمدیۃ

عزت عبیدالدعاس (م ۱۴۲۰ھ) شام کے معروف فقیہ اور عالم ہیں، جامعہ ازہر مصر سے علم حاصل کیا، حمص میں "المعہد العلمی الشرعی" میں پروفیسر رہے، بہت سی کتب کے مصنف ہیں جن میں سے ایک اہم کتاب "القواعد الفقہیۃ" بھی ہے۔ (38) مذکورہ کتاب کا منہج کچھ اس طرح ہے کہ سند میں موجود شخصیات کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے، مشکل الفاظ کا تلفظ اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے، جو الفاظ مختلف نسخوں میں تبدیل ہوئے ہیں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور ہر حدیث کے آخر میں تخریج کی گئی ہے۔ بعض اور بہت کم مقامات پر حواشی دے کر بعض اہم امور کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ مثلا باب نمبر "۴" کنگھا کرنے کے بارے میں ہے، اس باب کی تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو مقدم رکھتے تھے۔ (39)

مختصر الشمائل المحمدیۃ

ابو عبدالرحمٰن محمد بن حاج نوح جو کہ محمد ناصرالدین البانی کے نام سے مشہور ہیں، سابقہ صدی عیسوی کے محدثین کے امام ہیں، سعودیہ، کویت، قطر اور مصر وغیرہ کے جامعات میں پڑھاتے رہے ہیں۔ حدیث کی تخریج وتحقیق وتعلیق پر آپؒ کی تین ہزار سے زائد تالیفات ہیں۔ اردن کے شہر عمان میں ۱۴۲۰ھ، بمطابق ۱۹۹۹ء کو وفات پائی۔ (40) شارح نے احادیث کی اسناد کو حذف کر کے صرف صحابی کا نام باقی رکھا ہے، احادیث کے تکرار کو اس طرح ختم کیا کہ جس حدیث کے الفاظ ایک اور ان کا راوی بھی ایک ہو اور امام ترمذیؒ نے اسے ایک سے زیادہ مرتبہ درج کیا ہو تو شیخ نے اسے ایک مرتبہ لکھا ہے اور باقی کو حذف کر دیا ہے۔ ایک راوی کی وہ احادیث جو مختلف الفاظ سے مروی ہیں ان میں سے کسی حدیث کو ترک نہیں کیا گیا، اور کسی حدیث کی تشریح میں امام ترمذی نے جو کچھ تحریر کیا تھا اسے شیخ البانی نے اس طرح مختصر کیا ہے کہ اس میں سے کوئی اہم بات نہیں چھوڑی، اس طرح شمائل کی "۳۹۷" احادیث میں سے "۳۵۲" احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔ (41)

تحقیق وتخریج وتعلیق الشمائل المحمدیۃ

عبدہ علی کوشک (م ۱۴۳۶ھ) کا تعلق ملک شام سے ہے، جامعہ دمشق سے تعلیم حاصل کی اور ایک عظیم مصلح کے طور پر کام کیا، جامعۃ المنبر میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ ایک تحقیق کے مطابق آپ "۲۵" کتب کے مصنف ہیں۔ آپؒ کا اسلوب

تحریر بہت اچھا ہے۔ ہر باب کے آغاز میں اصل موضوع پر تحقیقی بحث کرتے ہیں، جس سے موضوع کا تعارف اور اہمیت واضح ہوتی ہے، متن حدیث میں جہاں الفاظ اور جملوں میں راویوں کا اختلاف ہو ،اسے مختلف کتب سے نقل کر کے اس کا موازنہ کرتے ہیں، ایسے ہی احادیث کے الفاظ کا مفہوم بتاتے ہیں اور اگر کسی لفظ کے ایک سے زیادہ مفاہیم ہوں تو دلائل کے ساتھ ترجیح قائم کرتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کرتے ہوئے صحت وضعف کے لحاظ سے تحقیق بھی کی گئی ہے، مثلاً باب نمبر "۴۱" کی حدیث نمبر "۵" کو شیخ البانی، ماھر یاسین فحل اور سید بن عباس جلبینی نے ضعیف کہا ہے، مگر شیخ عبدہ علی ان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

"في إسناده عطيه العوفي، تكلموا فيه كثيراً وهو صدوق، في حفظه شيء ، عندي ان حديثه لا يقل من درجة الحسن وقد حسنه الترمذي كثيراً كما في هذا الحديث۔"(42)

شرح شمائل النبی ﷺ

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر نوجوان عالم دین ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۳۸۲ھ میں ہوئی۔ مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر اور شعبۃ الطریق السنۃ کے منتظم ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور امام بخاری کی الأدب المفرد کے شارح ہیں۔ (43) آپ کی تالیف کردہ یہ کتاب منفرد طور پر ایک جدید انداز کی شرح ہے، ابتدا میں مقدمہ ہے جس میں شمائل کا مختصر مفہوم اور اہمیت کا ذکر ہے۔ ہر باب کے عنوان کے ساتھ موضوع کا جامع تعارف کرایا گیا ہے، شخصیات کا مختصر تعارف اور مشکل الفاظ کی جامع وضاحت کی گئی ہے، حدیث کے آخر میں نمبر لگا کر حواشی میں حدیث کی تخریج کی گئی ہے، ہر حدیث کے بعد متن میں ہی حدیث کے قابل تشریح جملے الگ الگ درج کیے گئے ہیں، اور ان جملوں کی تشریح قرآن وسنت اور آثار واقوال کی روشنی میں کی گئی ہے، اور اس میں جس بات کی مزید وضاحت یا حوالہ کی ضرورت تھی اس کے لئے نمبر لگا کر حواشی میں اسے بیان کیا گیا ہے (44)۔ اس لئے اس کتاب کی ترتیب اور اسلوب بیان جدید اور قابل تحسین ہے، اور جدید کتب میں اس کا ممتاز مقام معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ کلام یہ کہ علم شمائل النبی ﷺ بنیادی طور پر کتب حدیث کا ایک ذیلی موضوع ہے۔ جس کا علمی مواد کتب حدیث میں ہی متقدمین محدثین کرام کی مساعی جمیلہ سے جمع ہوا، اور پھر کتب شروح حدیث میں اس سے متعلقہ تمام ذیلی توضیحات ومباحث متاخرین محدثین کی خدمات کے نتیجے میں بیان ہوئیں۔ لیکن اس موضوع کا تعلق چونکہ آنحضرت ﷺ کے ذاتی اوصاف ومحاسن اور آپ کی معرفت سے تھا، جو کہ ایک اعتبار سے اہل اسلام کے ایمان کی جان ہے اور توحید الہی سمیت پورے دین کا مدار اسی پر ہے بشرطیکہ آپ کی معرفت آپ ہی کے فرامین کے مطابق اور غلو سے پاک ہو، تو اس لئے امت مسلمہ میں اس علم کو باقاعدہ ایک فن کی حیثیت سے پذیرائی حاصل ہوئی، تاآنکہ امام ترمذی نے شمائل النبی پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی جس کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

اس کے نتیجے میں بہت سے اہل علم نے اسی طرز پر شمائل کی مستقل کتابیں تحریر کیں: مثال کے طور پر ابو بکر ابن المقری (م۳۸۱ھ) ،ابوالعباس جعفر المستغفری (م۴۳۲ھ)، حسین بن مسعود بغوی شافعی (م۵۱۶ھ)، محمد بن عتیق ازدی غرناطی (م۶۴۶ھ) وغیرہ کے اسمائے گرامی بطور نمونہ ذکر کئے جاسکتے ہیں اور عصر حاضر میں ام شعیب الوادعیہ کی "الصحیح المسند من الشمائل المحمدیۃ" اور ھمام عبد الرحیم ملحم کی "موسوعۃ الاحادیث الشمائل" جیسی مایہ ناز کتب بھی مرتب ہوچکی ہیں۔ لیکن

شمائل ترمذی کو جو اعزاز حاصل ہوا اس کی تمثیل دوسری کتب میں نہیں ملتی۔اس لئے اس تصنیف لطیف کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے عربی شروح کی تعداد سو سے متجاوز ہے، جبکہ کتب رجال، کتب اختصار، کتب نظم شمائل اور صوتی شروح ان کے علاوہ ہیں۔اور اگر دیگر زبانوں میں ہونے والے کام اور ان کے تراجم کی تعداد شامل کی جائے تو قرآن مجید کی تفاسیر وتراجم کے بعد یہ سب سے۔بڑی تعداد بنتی ہے۔اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری کو صحت کے لحاظ سے باقی تمام کتب پر۔برتری حاصل ہے، اسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شمائل ترمذی وہ موقر کتاب ہے جسے قرآن کریم کے بعد جملہ خاص وعام میں سب سے زیادہ مرکزیت ومقبولیت اور فوقیت ملی ہے، باوجودیکہ اس کی کچھ احادیث ضعیفہ ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

(1) ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)، ۳۶۹/۱۱۔

(2) راغب، الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، (بیروت، دار العلم، طبع اول، ۱۴۱۲ھ)، ص ۴۶۴۔

(3) ھمام عبدالرحیم سعید، دکتور، الموسوعۃ الاحادیث الشمائل النبویۃ، (الریاض، مکتبہ الملک فہد، ۱۴۳۳ھ)، ۸/۱

(4) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، (مکۃ المکرمہ، المکتبۃ التجاریہ، طبع اول ۱۹۹۳ء) ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

(5) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

(6) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث: ۸

(7) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث ۳

(8) الترمذی، محمد بن عیسی، امام، الشمائل المحمدیۃ والخصائل المصطفویۃ، ص ۲۸۴، رقم الحدیث ۵

(9) ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفہرست، (بیروت، دار المعرفہ، ۱۹۹۷، طبع دوم)، ص ۱۳۰

(10) فاروق حمادہ، دکتور، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقویمہا، (دمشق، دار القلم، تاریخ ندارد)، ص ۶۶

(11) ذہبی، سیر اعلام النبلاء، (بیروت، موسسہ الرسالہ، طبع سوم، ۱۹۸۵ء)، ۲۷۰/۱۳

(12) ابن حجر، عسقلانی، تہذیب التہذیب، (الہند، مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ،، طبع اول ۱۳۲۶)، ۳۸۹/۹.

(13) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، (دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ)، ۱۱/۶.

(14) مناوی، محمد عبدالرؤف، شرح الشمائل، (مصر، مطبعۃ شرفیۃ، تاریخ ندارد)، ۲/۱۔

(15) ملا علی قاری، جمع الوسائل، فی شرح الشمائل، (مصر، مطبعۃ شرفیۃ، تاریخ ندارد)، ۲/۱۔

(16) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیہ، (اردن، مکتبہ اسلامیہ، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۸۔

(17) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیہ، ص ۱۳-۲۱۰۔

(18) زرکلی، خیر الدین، الاعلام، (دار العلم للملایین، طباعت ۵، ۲۰۰۲ء)، ۳۰۱/۱۳

(19) زرکلی، الاعلام، ۲۳۲/۱

(20) زرکلی، الاعلام ۶۶/۱

(21) اسفرائینی، عصام الدین، شرح الشمائل، (www.alolukah.net) ص۸۔

(22) اسفرائینی، عصام الدین، شرح الشمائل، ص ۲۷۲۔

(23) زرکلی، الاعلام، ۱۲/۶۔

(24) ھیتمی، احمد بن حجر، اشرف الوسائل، مع تحقیق احمد بن فرید المزیدی، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۸ء) ص ۳۲-۳۹۔

(25) زرکلی، الاعلام، ۱۲/۵۔

(26) ملا علی قاری، جمع الوسائل، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۸ء) ۳/۱۔

(27) کحالہ عمر بن رضا، معجم المؤلفین، (بیروت، مکتبہ المثنی، تاریخ ندارد)، ۱۶۶/۱۰

(28) زرکلی، الاعتصام، ۸/۷۔

(29) جسوس، محمد بن قاسم، الفوائد الجلیۃ البہیۃ علی الشمائل المحمدیۃ، (مصر، مطبعۃ الجمالیۃ، تاریخ ندارد) ص۱۰۔

(30) جسوس، محمد بن قاسم، الفوائد الجلیۃ البہیۃ علی الشمائل المحمدیۃ، ص۹۔

(31) شرقاوی عبداللہ بن حجازی، شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ، (القاہرۃ، فریق کشیدۃ لخدمۃ التراث، (سلسلہ کنوز الازہرین) تاریخ ندارد)، ص۸۔

(32) شرقاوی عبداللہ بن حجازی، شرح مختصر الشمائل المحمدیۃ، ص۱۱۔

(33) زرکلی، الاعلام، ۱۷/۱۔

(34) سورہ البقرہ، ۱۷:۲۔

(35) الباجوری، ابراہیم بن محمد، المواہب اللدنیہ، (القاہرہ، اعتنی بہ محمد عوامہ، طبع اول، ۲۰۰۱ء) ص۸۱۔

(36) زرکلی، الاعلام ۱۴۳/۴۔

(37) شرنوبی، عبد المجید، مختصر الشمائل المحمدیہ، (دمشق، دار البیروتی، طبع دوم، ۲۰۰۹ء) ص۲۵۔

(38) الدعاس، عزت عبید، القواعد الفقہیۃ، (دمشق، دار الترمذی، ۱۹۸۹ء، طبع سوم)، ص۶۔

(39) ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، (عمان، المکتبہ الاسلامیہ، اردن، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۲۵۴۔

(40) محمد ناصر الدین البانی-ویکیپیدیا، الموسوعۃ الحرۃ (https://ar.wiki pedia.org)۔

(41) البانی، محمد ناصر الدین، مختصر الشمائل المحمدیہ، (عمان، المکتبہ الاسلامیہ، اردن، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ)، ص ۴۔

(42) عبدہ علی کوشک، التحقیق والتخریج والتعلیق علی الشمائل الترمذی، (بحرین مکتبہ نظام یعقوبی الخاصہ، المنامہ، طبع پنجم، ۲۰۱۲ء) ص ۱۸۷۔

(43) ترجمۃ الشیخ الدکتور عبد الرزاق العباد البدر۔ الآجر، شبکۃ سلفیۃ متخصصۃ فی المتون وشروحھا۔ (www.ajurry.com)۔

(44) البدر، عبد الرزاق، شرح شمائل النبی، طبع علی نفقۃ بعض المحسنین، (مدینہ منورہ، تاریخ ندارد) ص۱۹۔